(غلام گردش)

سکڑتی ہوئی ریاست!

ریاست کیا ہوتی ہے۔کمزوراورنا کام ریاست میں تفریق ممکن ہے یا ایک ہی سکے کے دو پہلو ہیں۔ریاست نا کام پہلے ہوتی ہے یا کمزور! شہریوں کی عزت، مال اور جان کی حفاظت کا مطلب کیا ہے۔حکومت اہم ہے یا ریاست! یہ سوال اٹھنے چاہیے۔مشکل کے باوجود ان سوالات کا جواب تلاش کرنا چاہیے۔

چارسدہ کے اندوہناک واقعہ کے کئی پہلو ہیں۔سب سے اہم رخ تو اُن مظلوم طالبعلموں اوراساتذہ کی شہادت ہے جنکو کسی بھی جرم اور جواز کے بغیر زندگی جیسی قیمتی چیز سے محروم کر دیا گیا۔طلباء تو صرف پڑھنے آئے تھے۔سب سے زیادہ نقصان ہاسٹل میں ہوا جہاں بچے سو رہے تھے۔انہیں اسی حالت میں اَبدی نیند سلا دیا گیا۔کوئی بھی ملک، کسی صورت میں اپنے بچوں پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔کسی صورت میں بھی! دوسرا رخ ان بے مقصد مذمتی بیانات کا ہے جو سانحہ کے فوراً بعد میڈیا میں نظر آتے ہیں۔ان تمام کا نفسِ مضمون بالکل ایک جیسا ہے۔ملک کے فلاں شخص کو اس اندوہناک واقعہ پر شدید افسوس ہوا۔ایسے ادنیٰ بیانات ساٹھ سال سے مسلسل، بے دریغ اور بغیر کسی شرم کے ہرصورت جاری کیے جا رہے ہیں۔میں پوچھتا ہوں، افسوس اور صدمے کے گھنے بادل تو ان گھروں کو برباد کر گئے، جنہوں نے اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھائیں اور اپنے اپنے چاند زمین میں دفن کر دیے۔افسوس تو ان بدقسمت والدین اور لواحقین کو ہوا، جنہوں نے اپنے مستقبل کے چراغوں کو علم حاصل کرنے کیلئے یونیورسٹی میں بھجوایا تھا اور وہ مستقل طور پر بجھ کر رہ گئے۔آپکو کیا افسوس، آپ کو کیسا افسوس!

تیسرا رخ، اس جانی نقصان کے تعین کا ہے جو ہر سانحہ کے بعد برپا ہوتا ہے اور چارسدہ میں بھی پیہم ہوا ہے۔ہر شخص ہیلی کاپٹر سے نکل کر صرف ایک رَٹا ہوا فقرہ کہتا تھا کہ بروقت کاروائی سے ہم "بڑے سانحہ" سے بچ گئے۔پوچھنا چاہتا ہوں، کہ ہم کس بڑے حادثے سے بچ گئے۔کیا اکیس بے گناہ لوگوں کا خون ناحق بڑا حادثہ نہیں! چوتھا رخ، ان عیادت کرنے والوں کی لمبی قطار ہے جس میں سے اکثریت بلٹ پروف گاڑی سے نکل کر، محافظوں کی حفاظت میں زخمیوں کے پاس ہسپتال گئے ہیں۔یہ بے مقصد لوگ، زخمیوں کے گہرے زخموں کو مزید گہرا کرتے رہے بلکہ نمک پاشی کرتے رہے۔میں نے کے۔پی کے ایک سابقہ صوبائی سربراہ کو دیکھا جو ڈولتا ہوا ہسپتال پہنچا اور ایک زخمی پر تقریباً گر گیا۔کیا لوگ ہیں صاحبان، کیا لوگ ہیں۔سوال یہ ہے کہ تم محفوظ کیوں ہو اور یہ نوجوان بچے غیر محفوظ کیوں ہیں۔چوتھا رخ، ہر حادثے کے بعد دہرایا جانے والا فقرہ ہے کہ یہ ساری کاروائی ہمسایہ ملک سے ہوئی۔یہ بات تو تندور پر روٹی لگانے والے شخص کے بھی علم میں ہے۔سوال یہ ہے کہ ایک گروہ یا قوت کو اتنی ہمت، جسارت اور تدبیر کیسے باہم ہوئی کہ وہ ہمارے بے گناہ شہریوں کو اپنی مرضی سے وار کر سکے۔اگر آپکو علم ہے تو ہمیں برباد کرنے والے لوگ اب تک زندہ کیوں ہیں۔انکے گھروں سے نوحہ کی وہ آوازیں کیوں نہیں آ رہیں، جو چارسدہ کے ہر گھر سے بلند ہو رہی ہیں۔پانچواں رخ یہ ہے کہ بروقت اور فوری کاروائی نے بزدل دہشت گردوں کے عزائم خاک میں ملا دیے۔یہ ایک خوفناک مذاق ہے۔دہشت گرد جس واردات کیلئے آئے تھے، وہ مکمل طور پر اس میں کامیاب

رہے۔انہوں نے اپنے منصوبہ پر پوری طرح عملدرامد کیا۔نتائج حاصل کیے۔انہیں یقین تھا کہ زندہ نہیں رہینگے۔وہ تو آئے ہی مرنے اور مارنے کیلئے تھے۔انہیں مارنا شائدایک کارنامہ ہومگراصل کارنامہ تو نقصان سے بچنا تھا۔ذمہ داری سے عرض کرتا ہوں کہ تمام ریاستیں ادارے ملکرہمارے بچوں کی حفاظت نہ کرسکے۔دہشت گرداپنے ارادوں میں کامیاب رہے اورمعذرت کے ساتھ،ہم بالکل ناکام!چھٹارخ،ان باہمت گارڈز کی اس درجہ ستائش نہ ہوناہے،جنہوں نے دہشت گردوں کے اصل وارکواپنی چھاتی پرسہا۔ہتھیاراورامونیوشن کےضعف کے باوجود،ہوائی چپلیں پہن کرلڑتے رہے اورگولیوں کانشانہ بنتے رہے۔میرے اصل ہیرویہ بہادر چوکیدار ہیں جنہوں نےکم وسائل ہوتے ہوئے بھی،دہشت گردوں کوایک مقام تک رکھااورانہیں گرلز ہاسٹل یا کلاس رومز تک نہیں پہنچنے دیا۔پولیس اورفوج کی کاروائی بھی درست،مگران گارڈز نے اس حادثہ کومحدودکرنے میں اول کردارادا کیا۔ساتواں رخ،انتقام کی وہ آگ ہے جوپہلی بار مجھے عام لوگوں میں نظرآئی۔لائبرین کے بھائی نے گریہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت سےصرف ایک درخواست ہے کہ وہ دشمن کی نشاندہی کردے،اسکی شکل دکھادے،باقی کام ہم لوگوں کا ہے۔ہم ہرصورت بدلہ لینگے۔ہم خودبخودشمن تک پہنچ جائینگے۔ہمیں کسی کی مددکی ضرورت نہیں۔مجھے کے۔پی کی روایت کےعین مطابق چنگاری کولاؤمیں بدلنے کی ہمت نظرآرہی ہے۔یہ فقرہ میں نے پہلی بارسناہے۔اگریہ فقرہ چند دہائیاں پہلے ہمیں سمجھ آجاتا،توچارسدہ اورایبٹ آباد پبلک سکول جیسے حادثوں کی گنجائش ہی نہ رہتی۔آٹھواں رخ،اساتذہ کی وہ بلندہمتی ہے جس میں وہ اپنے طالب علموں کوبچاتے ہوئے خودشہیدہوئے۔اے۔پی۔ایس کے بعدچارسدہ میں کیمسٹری کےاسسٹنٹ پروفیسرنے جس طرح اپنے طالبعلموں کواپنی جان پرفوقیت دی،وہ ایک ثبوت ہے کہ مقتدرطبقے کی کم ہمتی کے باوجود،عام لوگوں میں آج بھی دم ہے،ان میں لگن اوراپنے مقصدسےمحبت کی ہمت ہے۔نواں رخ،ہمارامجموعی ردِعمل ہے۔مجموعی کالفظ بھی درست نہیں۔ملک کے متعلق ایک خاص تاثرابھررہاہے کہ ہم ایک کمزورساملک ہیں۔یاشائدکمزوربنادیے گئے ہیں۔ہم ریاستی طاقت کوشائداپنے شہریوں کیلئے استعمال نہیں کرپارہے یادوسری صورت میں ہمارے پاس اس درجہ طاقت ہی موجودنہیں کہ ہم عام لوگوں کی حفاظت کرسکیں۔کمزوری کایہ تاثربڑھتاجارہاہے۔میں یہ تسلیم کرنے کیلئے تیارنہیں کہ ہم ایک مجبورریاست ہیں۔یہ دوسری بات ہے کہ ہمیں ہرطریقے سےکمزوربنادیاگیاہے۔

ضعف اورکمزوری کے اہم نکتہ پرگزارش کرناچاہونگا۔یہ بالکل درست ہے کہ دہشت گردہمارے ملک میں خون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ہم یکسوئی اورتدبیرسے ان پرقابوپاسکتے ہیں۔یقین ہے کہ ایساہی ہوگا۔مگرسوچنے کی بات ہے کہ ہمیں بطورملک کس نے کمزورکیااورہمیں کس اجنبی فریق نے مجبورکیا کہ قوموں کے درمیان ایک سردمذاق بن کررہ جائیں۔غورکیجئے،کہ انصاف سےمبراملک درحقیقت کتنے طاقتورہوسکتے ہیں۔وہ تمام طبقے جودیمک کی طرح ہمارے ملک کے پورے ڈھانچے کوکھاچکے ہیں،انکی نشاندہی اہم بھی ہے اوروقت کی ضرورت بھی۔ہم تمام لوگ،دہشت گردی،مذہبی انتہاپسندی اورشدت پسندی کے خلاف بولتے رہتے ہیں،جوبالکل درست ہے مگرکیاہم ان عوامل کی طرف جارہے ہیں،جوان تمام کے برابریاشائدبڑھ کر،ہمیں بربادکرچکے ہیں۔میں وہ گزارشات کرونگاجوکسی کیلئے بھی اجنبی نہیں ہیں۔لیکن ہم تمام انکواپنامقدرتسلیم کرچکے ہیں۔ہربڑے حادثہ کے پیچھے ایک کامل داستان ہوتی

ہے۔چھوٹی چھوٹی وجوہات زیرزمین پنپتی رہتی ہیں اور بالاخرایک گرم لاوے کی طرح سب کچھ خاک کردیتی ہیں۔ہماری چھوٹی چھوٹی حکومتی اورذاتی کوتاہیاں بربادی کی اصل وجوہات میں سے ایک ہیں۔آپ بازار جایئے ۔کوئی چیزخریدیے۔آ پکوتولنے میں کمی کا سامنا کرنا پڑیگا۔یہ ناممکن ہے کہ جس چیز کیلئے آپ اپنا رزقِ حلال خرچ کررہے ہو،وہ وزن، ناپ یا مقدار میں اتنی ہو،جتنی کے پیسے آپ دے رہے ہیں۔آپ ہنسیں گے کہ میں نے کتنی عام سے بات کی ہے۔صاحبان!یہ کم مقدار،ریاست کی وہ ناکامی ہے جسکی کوئی معافی نہیں ہے اورجس سے تباہی کے بیج بوئے جاتے ہیں۔آپ جذباتیت کے بغیرفرمایئے،کہ کیامغرب میں کوئی سٹور،دکاندار،یامارکیٹ کا مالک یاملازم ہمت کرسکتا ہے کہ آ پکوجوچیزفراہم کررہاہے،وہ لکھی ہوئی مقدار سے کم ہے۔اگرکوئی کریگاتوحکومت بربادکرڈالے گی۔گزارش یہ،کہ ہمارے ملک میں ریاست اورحکومت کاجائز ڈر،خوف آہستہ آہستہ ختم ہوچکاہے۔دلیل کوآگے لے جایئے۔کیاکسی بھی چیزکوخریدتے ہوئے آ پکویقین ہوسکتاہے کہ اس میں ملاوٹ نہ ہو۔وجہ بالکل سادہ سی ہے۔ملاوٹ کے خلاف حکومت کی کوئی طاقت موجودنہیں ہے۔یہ ملاوٹ آہستہ آہستہ ہمارے ایمان کاحصہ بن چکی ہے۔ہماری سوچ،ہمارے نظریے،ہمارے عقائداور ہمارے عمل کوقابومیں کرچکی ہے۔کیالندن میں آپ جعلی دودھ بیچ سکتے ہیں۔وہاں قیامت برپاکردی جائیگی،اسلئے کہ حکومت نہیں،ریاست بہت مضبوط ہے۔

میں ان باتوں پرتوجہ دے رہاہوں جوعوامی سطح کی ہیں۔حکومتی سطح کی غفلتوں کاذکرتوہروقت ہوتاہی رہتاہے۔آپ آگے چلیے!ہمارے تمام کاروبارزندگی کی بنیاددوسرے انسان سے بے موقع اورناجائزمنافع لیناہے۔آپ کسی سیکٹرمیں چلے جایئے۔آ پکوبغیرکسی وجہ کےایک معاشی دہشت گردی کانشانہ بنایاجائیگا۔آپ کسی سے پوچھ ہی نہیں سکتے کہ کل تویہ چیزایک روپے کی تھی،آج دس روپے کی کیسے ہوگئی۔آپ بڑی وارداتوں کوچھوڑیے۔آپ کسی بس،رکشہ یاٹانگے والے سے پوچھ سکتے ہیں کہ صاحب،سفرکااصل کرایہ تویہ ہے،آپ زیادہ کیوں وصول کررہے ہیں۔آپ نہیں پوچھ سکتے!پوچھیے،آ پکودھکے مارمارکرسواری سے اتاردیاجائیگا۔وجہہ بالکل سادہ سی ہے۔اس رکشہ یاٹانگے والے کویقین ہے کہ کوئی اس سےنہیں پوچھ سکتا۔اسی طرح عام مسافرکوبھی یقین ہے کہ اگروہ کسی جگہ پرفریادکریگا،توکہیں بھی دادرسی نہیں ہوگی۔

ہمارے ملک میں بدریج ریاست سکڑتی چلی گئی ہے۔ہرشعبہ میں،ہرسطح پرلوگوں کویقین ہے کہ حکومت انکا کچھ بھی نہیں بگاڑسکتی۔اب ہرجگہ آ پکوایک اجتماعی دہشت گردی کا سامناہے۔یہ نکتہ ہمارامقتدرطبقہ،بخوبی سمجھ چکاہے۔وہ اس تمام غیریقینی صورتحال سے مالی فائدہ حاصل کرنے کا گُرسیکھ چکاہے۔انہیں علم ہے کہ ملاوٹ ذدہ ذہن،ایک ایسے طبقے کوجنم دے چکے ہیں جسکی خصلت میں موقعہ سے فائدہ اٹھاناہے۔جتنی زیادہ اوربھیانک دہشت گردی ہوگی،انکی معاشی دہشت گردی چھپی رہے گی۔انکاسودابغیرکسی اشتہارکے بکتارہے گا!

جس دن چارسدہ جیسے اندوہناک واقعہ نےہمیں ذاتی انسانی سطح پرجھنجھوڑکررکھ دیا،ہم ہرطرح کی دہشت گردی کے خلاف ایک لمحہ میں کامیاب ہوجائینگے!

راؤ منظر حیات

Dated:22-01-2016